Sl. No. OD Q.P: 7615

Unique Paper Code :2141302

Name of the Paper :DASTAAN

Name of the Course :B A (H) Urdu

F-7

Semester :IIIrd

Duration :3 hours

Maximum Marks :75

Instructions for Candidates

نوٹ: کل پانچ سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

'اب آغاز قصے کا کرتا ہوں ذرا کان دھر کر سنو اور منصفی کرو۔ سیر میں چار درویش کی یوں لکھا ہے اور کہنے والے نے کہا ہے کہ آگے روم کے ملک میں کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیرواں کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت اس کی ذات میں تھی۔ نام اس کا آزاد بخت اور قسطنطنیہ (جس کو استنبول کہتے ہیں) اس کا پایہ تخت تھا۔ اس کے وقت میں رعیت آباد خزانہ معمور لشکر مرفہ غریب غربا آسودہ ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر میں دن عید اور رات شب برات تھی۔ اور جتنے چور چکار جیب کترے صبح خیزے اٹھائی گیرے دغا باز تھے سب کو نیست و نابود کر کر نام و نشان ان کا اپنے ملک بھر میں نہ رکھا تھا، ساری رات دروازے گھروں کے بند نہ ہوتے اور دکانیں بازار کی کھلی رہتیں۔ راہی مسافر جنگل میدان میں سونا اچھالتے چلے جاتے کوئی نہ پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں اور کہاں جاتے ہو۔'

(ب)

'یہ بات سن کر مجھے غیرت آئی اس کی نصیحت پسند کی جواب دیا۔ اچھا! اب تم ماں کی جگہ ہو جو کہو سو کروں۔ یہ میری مرضی پا کر گھر میں جا کے پچاس توڑے اشرفی کے اصیل اور لونڈیوں کے ہاتھوں میں لوا کر میرے آگے لا رکھے اور بولی ایک قافلہ سوداگروں کا دمشق کو جاتا ہے تم ان روپیوں سے جنس تجارت کی خرید کرو۔ ایک تاجر ایماندار کے حوالے کر کے دست آویز پکی لکھوا لو اور آپ بھی قصد دمشق کا کرو۔ وہاں جب خیریت سے جا پہنچو اپنا مال مع منافع سمجھ بوجھ لیجو یا آپ بیچیو۔ میں وہ نقد لے کر بازار میں گیا۔ اسباب سوداگری کا خرید کر کر ایک بڑے سوداگر کے سپرد کیا۔ نوشت و خواند سے خاطر جمع کر لی۔ وہ تاجر دریا کی راہ سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوا فقیر نے خشکی کی راہ چلنے کی تیاری کی۔ جب رخصت ہونے لگا بہن نے ایک

سرے پاؤ بھاری اور ایک گھوڑا جڑاؤ ساز سے تواضع کیا۔

۲۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے:

(الف)

'آخرش جناب باری میں تضرع و زاری اس کی منظور ہوئی لاولدی کی بدنامی دور ہوئی۔ساٹھ برس کے سن میں بڑھاپے کے دن میں گوہر آب دار در شاہوار صدف بطن بانوئے خجستہ اطوار سے پیدا ہوا۔چھوٹا بڑا اس کی صورت کا شیدا ہوا اس روح افزا کا فیروز بخت نے جان عالم نام رکھا،شب و روز پرورش سے کام رکھا۔حسن اللہ نے یہ عطا کیا کہ نیر اعظم چرخ چارم پر رعب جمال سے تھرایا اور ماہ باوجود داغ غلامی تاب مشاہدہ نہ لایا اس نقش قدرت پر تصور مانی و بہزاد حیران اور صناعی آزر کی ایسے لعبت حقیقت کے روبہ رو پرجلال شاہی شوکت جہاں پناہی نمایاں حسن درخشندہ کی تڑپ بہ از انجم و اختر پشیمان۔کاسۂ سر شور جوانی زور شباب سے معمور آنکھیں جھپکانے والی دیدۂ غزالان ختن کی شراب عشق کے نشے سے چکنا چور۔

(ب)

'انجام شاہ گدا دو گز کفن اور تختۂ تابوت سے سوا نہیں۔کسی نے ادھر سا،یا محمودی کا دیا،یا تحریر کربلا کسی کو گزی گاڑھا میسر ہوا بہ صد کرب و بلا۔اس نے صندل کا تختہ لگایا۔اس نے بیر کے چیلوں میں چھپایا۔کسی نے بعد سنگ مرمر کا مقبرہ بنایا۔کسی نے مرمر کے گور گڑھا پایا۔کسی کا مزار مطلا منقش رنگا رنگ ہے۔کسی کی مانند سینۂ جاہل،گور تنگ ہے۔حسرت دنیا سے کفن چاک ہوا،بستر دونوں کا فرش خاک ہوا۔نہ امیر سمور و قاقم کا فرش بچھا سکا،نہ فقیر پھٹی شطرنجی اور ٹوٹا بوریا لا سکا۔بعد چندے جب گردش چرخ نے گنبد گرایا،اینٹ سے اینٹ کو بجایا تو ایک نے نہ بتایا کہ دونوں میں یہ گور شاہ ہے،یہ لحد فقیر ہے۔اس کو مرگ جوانی نصیب ہوئی،یہ استخوان بوسیدہ پیر ہے سو یہ بھی خوش نصیب نیک کمائی والے گور گڑھا کفن پاتے ہیں نہیں تو سیکڑوں ہاتھ رکھ کر مر جاتے ہیں،لوگ در گور کہہ کر چلے جاتے ہیں۔'

۳۔ داستان کی تعریف بیان کیجیے اور اس کے اجزائے ترکیبی پر بھی روشنی ڈالیے۔

۴۔ 'اردو میں داستان نگاری کی روایت' کے عنوان سے ایک مضمون لکھیے۔

۵۔ 'باغ و بہار فورٹ ولیم کالج کی سب سے اہم اور ممتاز داستان ہے۔' اس قول کی روشنی میں باغ و بہار کا جائزہ لیجیے۔

۶۔ 'باغ و بہار میں دہلوی تہذیب و تمدن کی نمائندگی بدرجہ اتم ہے۔' اس قول کی روشنی میں باغ و بہار کی تہذیبی اہمیت کا جائزہ لیجیے۔

۷۔ 'فسانۂ عجائب لکھنوی تہذیب کی آئینہ دار ہے۔' اس قول کی روشنی میں فسانۂ عجائب کا جائزہ لیجیے۔

۸۔ فسانۂ عجائب کی زبان و بیان پر روشنی ڈالیے۔

۹۔ فسانۂ عجائب کی کہانی کا خلاصہ لکھیے۔